اس شمارے میں

عنوان	از	صفحہ
کلمۂ حق	مدیر	۳
اجتماعی زندگی کا اسلامی مفہوم	شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر	۵
مولانا سندھیؒ کی تحریرات پر ایک نظر	مولانا صوفی عبد الحمید سواتی	۹
تبرکاتِ اسلاف	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	۱۳
نفاذ شریعت کی جدوجہد	مدیر	۱۵
رحم کی اپیل کی شرعی حیثیت	قاضی محمد رویس خان ایوبی	۲۲
یہودیوں کا خدا بھی ایک دیوتا تھا	محمد اسلم رانا	۳۴
متعہ یا عفت و عصمت کا جنازہ	حافظ محمد اقبال رنگونی	۳۹
آپ نے پوچھا	مدیر	۴۲
امراض و علاج	حکیم محمد عمران مغل	۴۴
تعارف و تبصرہ	مدیر	۴۷

حصہ عربی

نشاط المسلمين في نشأة العلوم الاسلامية	الاستاذ عبد الواحد	۴۹
فتاة امريكية تعتنق الاسلام		۵۱
حين مات الاله	الاستاذ محمد اسلم رانا	۵۳
الفروق الطبيعية بين الرجل والمرأة	الرئيس معمر القذافي	۵۵

کلمۂ حق

خلیج کی جنگ اور امریکی مفادات

بالآخر ۱۶ اور ۱۷ جنوری کی درمیانی شب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق پر حملہ کردیا اور تادم تحریر امریکی کیمپ کے سینکڑوں طیارے اور میزائل عراق کی سرزمین پر مسلسل حملہ آور ہو رہے ہیں راقم الحروف اس رات لندن سے جدہ کے لیے سعودیہ ایئر لائن کی فلائیٹ پر محوِ پرواز تھا برطانوی وقت کے مطابق رات دو بجے کا عمل ہوگا کہ طیارے کے کپتان نے اس روح فرسا خبر کے ساتھ اعلان کیا کہ ہمیں جدہ ایئرپورٹ پر اُترنے کی اجازت نہیں ملی اس لیے ہم واپس لندن جارہے ہیں چنانچہ جو سفر عشاء کے بعد جدہ اور حرمین شریفین کیلئے شروع کیا گیا تھا فجر سے پہلے ہی ہیتھرو ایئرپورٹ پر واپس پہنچ کر ختم ہوگیا۔

عراق پر حملہ کی تیاریاں مہینوں سے جاری تھیں امریکہ نے عراق کو ۱۵ جنوری تک کویت خالی نہ کرنے کی صورت میں فوجی قوت کے ذریعہ اسے وہاں سے نکالنے کی دھمکی دیدی تھی، اس دھمکی پر اقوام متحدہ سے مہر بھی لگوالی گئی تھی اور مغربی ذرائع ابلاغ تسلسل کے ساتھ اس حملہ کی تیاریوں کی خبریں نشر کر رہے تھے۔

عراق نے بزورِ قوت کویت پر قبضہ کیا تو دنیا بھر میں کسی نے اس کی حمایت نہیں کی تھی، اسکے اس اقدام کو جارحیت قرار دیا گیا اور عالمی رائے عامہ نے متفقہ طور پر عراق سے مطالبہ کیا کہ وہ کویت کو بلا تاخیر خالی کردے اس مسئلہ پر عالمی رائے عامہ کا مؤقف آج بھی یہی ہے لیکن امریکہ بہادر کے مقاصد اور عزائم کچھ اور تھے اسکی نظریں خلیج میں تیل کے چشموں پر تھیں، اسرائیل کے مقابلہ میں عراق کی فوجی قوت اس کے دل میں کانٹا بن کر کھُب گئی تھی، عراق کے ایٹمی اور کیمیاوی ہتھیاروں نے اسکی نیند حرام کر رکھی تھی، عربوں کی بے پناہ دولت کو ہتھیانے کا اسے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا اور اسے مشرقی یورپ سے اپنے اور اپنے اتحادیوں کے لاکھوں فوجیوں کے بے روزگار ہو جانے کے بعد انہیں کسی مناسب جگہ ایڈجسٹ کرنیکا مسئلہ بھی درپیش تھا اسلیئے عالمی رائے عامہ کے اخلاقی دباؤ اور اقتصادی پابندیوں کے ذریعہ عراق کو کویت سے نکل جانے پر مجبور کرنیکا راستہ امریکہ بہادر کے مفاد میں نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ ۱۵ جنوری تک کویت خالی کردینے کے الٹی میٹم کے باوجود عراق کو وہاں سے نکلنے کا کوئی باوقار راستہ نہیں دیا گیا، عرب سربراہ کانفرنس کے انعقاد میں روڑے اٹکائے گئے، مسلم سربراہ کانفرنس کے انعقاد کو روکنے کے لیے تمام ممکنہ ذرائع اختیار کیے گئے، عراق کی طرف سے فلسطین کے مسئلہ کو خلیج کی موجودہ صورت حال کے ساتھ زیرِ بحث لانیکی شرط مسترد کردی گئی اور امن کانفرنس کے انعقاد کو یقینی بنانے کا کوئی واضح عندیہ نہیں دیا گیا حتیٰ کہ عراقی وزیر خارجہ کو مذاکرات کی دعوت دیکر عراق کیطرف سے اسے قبول کرنیکے اعلان کے بعد یہ کہہ دیا گیا کہ اس ملاقات میں کوئی مذاکرات نہیں ہونگے بلکہ اس میں صرف عراق کو کویت سے ۱۵ جنوری تک نکل جانیکے الٹی میٹم کا اعادہ کیا جائے گا۔